# ”الشمامة العنبرية من مولد خير البرية“ میں بیانِ معجزات

(ایک تحقیقی وتنقیدی مطالعہ)

## The miracles mentioned in al-Shamāma al-ᶜAnbariyya min Mawlid Khayr al-Bariyya

☆ ڈاکٹر احمد سعید راشد

☆☆ سید محمد ریحان الحسن گیلانی

## ABSTRACT

The description of the Miracles of The Holy Prophet ﷺ has always been a basic part of Seerah Writing. Nawab siddiq Hassan Khan (1832-1890), a well-known Islamic scholar of the Sub continent also described Miracles in his Urdu book of Seerah named "Al Shamama tul Anbariya" which is a significant contribution in Seerah writing of this area. He wrote the said book in classical Urdu script of his time. In this article a research study is done to explore his sources while writing about the Miracles of The Holy Prophet ﷺ.

**Keywords:** Miracle, Holy Prophet, Islam, Seerah

سیرت النبی ﷺ کی تالیفات میں بیان معجزات کو شروع سے ہی خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ سیرت نگاروں نے دلائل النبوہ کے عنوان سے تالیفات مرتب فرمائیں جن میں معجزات کو بطورِ خاص بیان فرمایا۔ اس ضمن میں جو اسالیب اپنائے گئے ان میں مختلف مصادرِ احادیث وسیرت سے رجوع کیا گیا۔ برصغیر کے علماء نے اس خطے کے لوگوں کا آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے قلبی تعلق پیدا کرنے کے لیے اردو زبان میں متعدد تالیفاتِ سیرت مرتب فرمائیں جن میں سے اکثر میں معجزات کا بیان موجود ہے۔ نواب صدیق حسن خانؒ (م: ۱۸۹۰ء) برصغیر کی ایک ہمہ جہت علمی شخصیت تھے جنھوں نے بیک وقت قرآنِ حکیم، حدیث مبارکہ، سیرتِ نبوی ﷺ، فقہ اسلامی اور تاریخِ اسلام کے اہم

---

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج، فیصل آباد

☆☆ پی ایچ ڈی اسکالر، لاہور یونیورسٹی، لاہور

موضوعات پر تالیفات تحریر کیں۔موصوفؒ کی سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ایک اہم اردو تالیف "الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ" ہے جسے اپنے اسلوبِ بیان اور مضامین کی وجہ سے مختلف مکاتبِ فکر کے ہاں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔نواب صاحب نے اپنے پیش رو مصری عالمِ دین علامہ مومن بن حسن شبلنجیؒ (پ۔۱۲۵۰ء) کی عربی تالیف "نور الابصار فی مناقب آل النبی المختار ﷺ" کی نہ صرف اردو زبان میں تلخیص کی بلکہ اضافی مباحثِ سیرت بیان فرما کر اردو زبان میں ایک انتہائی وقیع تالیفِ سیرت کا اضافہ فرما دیا ہے۔اس تالیف کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ انیسویں صدی عیسوی کی قدیم اردو زبان میں لکھی گئی جس میں مشکل الفاظ بکثرت موجود ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے مختلف مقامات پر عربی، فارسی اور اردو اشعار کا ذکر فرما کر اس تالیف کے اندازِ بیان کو انتہائی موثر بنا دیا ہے۔

نواب صاحب نے مذکورہ تالیف میں رسول اللہ ﷺ کے بہت سے معجزات بیان فرمائے ہیں۔زیرِ نظر مقالہ میں نہایت اختصار کے ساتھ نواب صاحب کی مذکورہ اردو تالیفِ سیرت میں معجزاتِ نبوی ﷺ کے بیان کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے گا اور نواب صاحب کے اسلوبِ بیان اور مصادر کو جاننے کی کوشش کی جائے گی۔

## معجزہ قرآن حکیم:

بیان معجزات میں نواب صاحب نے سب سے پہلے قرآن حکیم کا ذکر فرمایا ہے:

"قرآن کریم اعظم المعجزات ہے اور تا قیامت دائم و باقی رہے گا۔بغرض عمل و استعمال تلاوت و درس و عرض مجتہدات و فروع وغیرہ کے۔عجائبِ قرآن لامتناہی ہیں اور نکات اس کے دلنشین ثقلین میں کوئی شخص ایک سورتِ اقصر مثل اس کے نہیں لا سکتا"(۱)

امام ترمذی (م۔۲۷۹ھ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔عنقریب کوئی فتنہ برپا ہو گا۔راوی نے عرض کیا کہ اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہو گی اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے امور و معاملات کا حکم اور فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔جس نے اسے سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ اسے توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔وہ (قرآن) اللہ کی مضبوط رسی ہے یہ وہ حکمت بھرا ذکر اور وہ سیدھا راستہ ہے جس کی وجہ سے خواہشیں ادھر ادھر نہیں بھٹک پاتیں۔جو اس کے مطابق بولے گا اس کے مطابق عمل کرے گا اسے اجر و ثواب دیا جائے گا۔اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا اس نے سیدھے راستے کی ہدایت دی

---

(۱) نواب، صدیق حسن، (۲۰۱۲ء)، الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ، فاران اکیڈمی، لاہور، پاکستان۔ص ۷۶

اور ان اچھی باتوں کا خیال رکھو۔امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیاہے۔[۱] یہ حدیث امام ابن شیبہؒ (م۔۲۹۷ھ)[۲]،امام دارمیؒ(م۔۲۵۵ھ)[۳]،امام البزارؒ(م۔۲۹۲ھ)[۴] اورامام بیہقی (م۔۴۵۸ھ)[۵]کی تالیفاتِ حدیث میں بھی موجود ہے۔نواب صاحب کا بیان اس حدیثِ مبارکہ سے ماخوذ ہے۔قرآنِ حکیم میں کفار کو اس جیسی ایک سورت بنالانے کا چیلنج دیا گیا۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾[۶]

دوسری جگہ فرمایا گیا:

﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ لَوْكَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾[۷]

نواب صاحب نے مذکورہ بیان میں قرآن وحدیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ قرآن سراسر معجزہ ہے اور اس کی ایک ایک آیت،ایک ایک حرف اور ایک ایک حرکت بھی اپنے اندر شانِ اعجاز سموئے ہوئے ہے۔

## معجزہ شق قمر:

نواب صاحب معجزہ شق قمر کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱)ترمذی،محمد بن عیسیٰ،(۱۹۹۸ء)،السنن، تحقیق:بشار عواد معروف،دار الغرب الاسلامی،بیروت،لبنان۔۵/۱۷۲،رقم:۲۹۰۶

(۲)ابن ابی شیبہ،ابو بکر عبد اللہ بن محمد،(۱۹۹۷ء)،المصنف، تحقیق،عادل بن یوسف،احمد بن فرید،دارالوطن،ریاض،سعودی عرب۔۶/۱۲۵، رقم:۳۰۰۰۶

(۳)دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن،(۱۴۰۷ھ)السنن، تحقیق:فواز احمد زمرلی،خالد السبع العلمی،دار الکتاب العربی،بیروت ،لبنان۔ ۲۰۹۸/۴،رقم:۳۳۷۴

(۴)البزار ،احمد بن عمرو،(۱۹۸۸ء)،المسند(البحر الذخار)، تحقیق: محفوظ الرحمٰن،زین اللہ،عادل بن سعد،عبد الخالق شافعی،مکتبہ دار العلوم والحکم،مدینہ منورہ،سعودی عرب۔۳/۷۰،رقم:۸۳۴

(۵)بیہقی،احمد بن حسین،ابو بکر،(۱۴۲۳ھ )،شعب الایمان، تحقیق:الدکتور، عبد العلی عبد الحمید، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع،ریاض، سعودی عرب۔۳/۱۷،رقم:۸۳۶

(۶)سورۃ البقرہ، ۲ /۲۳

(۷)سورۃ الاسراء:۱۷/۸۸

"انشقاق قمر یہ ہے کہ جب قریش نے کہا کہ کوئی نشانی دکھاو، چاند دو پھانک ہو گیا۔ ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر تھا اور دوسرا اس کے نیچے اور تا غروب اسی حالت پر رہا۔ یہ ماجرا شب چار دہم کو ہوا تھا۔ اہل ایمان کا تو ایمان بڑھ گیا اور کفار نے کہا هذا سحر مستمر یہ ایک جادو ہے جو چلا آتا ہے۔ یہ معجزہ سنہ نہم نبوت کو واقع ہوا" (۱)

اکثر مفسرین نے قرآنِ حکیم کی حسب ذیل آیہ مبارکہ کی شرح میں معجزہ شقِ قمر کا ذکر کیا ہے۔

﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (۲)

امام احمد بن حنبلؒ (م۔۲۶۵ھ) کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے مشرکین کے سامنے دو بار شقِ قمر فرمایا۔ اسی موقع پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ (۳) علامہ ابن کثیرؒ نے بیان کیا کہ معجزہ شقِ قمر احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے اور یہ نبی ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔ (۴) امام بخاری (م۔۲۵۶ھ) روایت کرتے ہیں کہ اہلِ مکہ نے نبی ﷺ سے نشانی دکھانے کو کہا تو آپ ﷺ نے انہیں چاند دو ٹکڑے کر دکھایا یہاں تک کہ انہوں نے حراء کو ان ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (۵) حافظ ابو نعیمؒ کی بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ وہ چودھویں رات تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دعا کی کہ مشرکین جو سوال کرتے ہیں وہ عطا کیا جائے تو چاند کا آدھا حصہ جبل ابی قبیس کے اوپر اور دوسرا آدھا قیقعان پر تھا۔ (۶)

علامہ حلبی (م:۱۰۴۴ھ) (۷) اور علامہ سیوطی (م:۹۱۱ھ) (۸) نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ مذکورہ معجزہ کے بیان میں نواب صاحب کے مصادر میں احادیثِ صحیحہ شامل ہیں۔

## معجزہ شق صدر:

نبی اکرم ﷺ کے شقِ صدر کی تعداد اور ادوار کے بیان میں نواب صدیق فرماتے ہیں:

---

(۱) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص۶۷

(۲) سورۃ القمر:۵۴/۱

(۳) الشیبانی، ابوعبداللہ احمد بن حنبل، (۱۹۹۵ء)، المسند، تحقیق: احمد محمد شاکر، دار الحدیث، قاھرہ، مصر۔۷/۳۰۳، رقم:۴۲۷۰

(۴) ابن کثیر، ابوالفداء عماد الدین، (۱۴۲۰ھ)، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ للنشر والتوزیع، سعودی عرب۔۷/۴۳۴

(۵) البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل (۱۴۲۲ھ)، الجامع الصحیح، تحقیق: محمد زبیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ للنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ ۵/۴۹، رقم:۳۸۶۸

(۶) ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، (۱۴۰۶ھ)، دلائل النبوہ، تحقیق، الدکتور محمد رواس، عبد البر عباس، دار النفائس، بیروت، لبنان۔۱/۲۷۹

(۷) حلبی، علی بن ابراہیم بن احمد، (۱۴۲۷ھ)، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔۱/۴۳۲

(۸) السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، (بدون السنہ)، الخصائص الکبریٰ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔۱/۲۱۰

"یہ شق پانچ بار ہوا تھا۔ایک بار طفولیت میں نزد حلیمہ کے۔یہ متفق علیہ ہے۔ ایک بار بعمرِ دہ سالہ وچند ماہ رواہ مسلم۔ایک بار شبِ اسراء میں۔ایک بار اس وقت جب فرشتہ وحی لے کر آیا۔ذکرھا بعضھم، ایک بار خواب میں"(۱)

"آپ کا سینہ شق کیا گیا اور ایمان و علم سے اس کو پر کر دیا"(۲)

عہدِ طفولیت میں شقِ صدر کی روایات کو امام ابن حبان(م۔۷۸۰ھ) و دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔(۳) اس واقعہ کو متقدمین سیرت نگاروں میں سے ابن اسحاق(۴) و ابن سعدؒ(م۔۲۳۰ھ)(۵) نے بیان کیا ہے۔امام احمدؒ کی ذکر کردہ روایت میں دس سال اور کچھ ماہ کی عمر میں صحراء میں رسول اللہ ﷺ کے شقِ صدر کا ذکر ملتا ہے۔(۶) نواب صاحب نے بیان کیا ہے کہ اس روایت کو امام مسلمؒ نے بیان کیا ہے مگر راقم کی تحقیق کے مطابق امام مسلمؒ نے اسے روایت نہیں کیا۔امام ابن مندہؒ بیان کرتے ہیں کہ سفر معراج سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا سینہ مبارک شق کیا گیا۔(۷) علامہ ابن حجرؒ نے بیان کیا کہ ابو بشر الدولابیؒ نے آپ ﷺ کے خواب میں واقع ہونے والے شق کو روایت کیا ہے۔(۸) نزولِ وحی کے وقت ہونے والے شق صدر کو علامہ طیالسیؒ نے روایت کیا ہے۔(۹) امام بخاریؒ کی بیان کردہ روایت کے مطابق واقعہ شقِ صدر میں نبی ﷺ کا سینہ اقدس شق کیا گیا اور اسے آبِ زم زم سے دھو کر حکمت و ایمان سے پر کر دیا گیا۔(۱۰) عام طور پر نبی اکرم ﷺ کے شقِ صدر کی تعداد چار بیان کی جاتی ہے مگر نواب صاحب نے یہاں خواب میں

---

(۱)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص۲۵

(۲)ایضاً، ص۱۲

(۳)محمد بن حبان بن احمد،(۱۴۱۴ھ)، الصحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، تحقیق:شعیب الارنؤوط، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان۔ ۱۴/۲۴۹، رقم:۶۳۳۶

(۴)محمد بن اسحاق،(۱۳۹۸ھ)، السیرۃ النبویہ، تحقیق: سہیل زکار، دار الفکر، بیروت، لبنان۔ص۵۰

(۵)ابن سعد، محمد بن منیع،(۱۹۶۰ء)، الطبقات الکبریٰ، دار صادر، بیروت، لبنان۔۱/۱۵۰

(۶)الشیبانی، ابوعبد اللہ احمد بن حنبل،، المسند، ۱۹/۲۵۱، رقم:۱۲۲۲۱

(۷)ابن مندہ، محمد بن اسحاق(۱۴۰۶ھ)، الایمان، تحقیق: علی بن محمد بن ناصر، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان۔۲/۷۱۳، رقم:۷۰۹

(۸)عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی،(۱۳۹۷ھ)، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفہ، بیروت، لبنان۔۱۳/۴۸۱

(۹)الطیالسی، سلیمان بن داود،(۱۴۱۹ھ)، المسند، تحقیق: محمد بن عبد المحسن، دارِ ہجر، مصر۔۳/۱۲۵، رقم:۱۶۴۳

(۱۰)البخاری، الصحیح، ۱/۱۳۵، رقم:۳۴۲

ہونے والے شق کو بھی شامل کیا ہے۔ اسی تالیف میں نواب صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ پانچویں بار کا شق ثابت نہیں۔[۱] گویا یہاں انہوں نے خواب میں ہونے والے شق صدر کو نظر انداز کیا ہے۔ مذکورہ بیان میں نواب صاحب نے مجموعی طور پر احادیثِ صحیحہ سے استفادہ فرمایا ہے۔

## معجزہ سفر معراج:

نواب صاحب معجزہ معراج کے بارے بیان کرتے ہیں:

"حضرت کو اسراء ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۱ سال ۹ ماہ کی تھی اور آپ کو بیداری میں شنبہ ۲۷ ربیع الاول کو قاله ابن أثير والنووي في شرح مسلم یا ربیع الآخر کو قاله النووي في فتاواه یا رجب میں آسمان پر چڑھا لیئے گئے۔ اب عمل ستائیس رجب پر ہے"[۲]

یہاں نواب صاحب نے وقتِ معراج نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارکہ کو بڑے متعین انداز میں بیان کیا ہے۔ عموماً کتب سیرت میں ایسا اسلوب نہیں ملتا۔ امام نووی (م۔۶۷۶ھ) شرح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں۔

"وَقَالَ الحَربِيُّ كَانَ لَيلةَ سَبعٍ وَعِشرِينَ مِن شَهرِ رَبِيعِ الآخِرِ قَبلَ الهِجرَةِ بِسَنَةٍ"[۳]

اور حربی نے کہا کہ معراج ربیع الآخر کی ستائیسویں رات کو ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا۔

فتاویٰ میں امام نووی کے الفاظ یوں ہیں۔

"وكانت ليلةَ السابع والعشرين من شهر ربيع الأول"[۴]

"وہ ماہِ ربیع الاول کی ستائیسویں شب تھی۔"

علامہ قسطلانی (م۔۹۲۳ھ) بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی ﷺ کو معراج رجب کی ستائیسویں شب کو ہوئی اور علامہ مقدسی نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔[۵] اقتباسات سے واضح ہے کہ نواب صاحب نے امام نووی کی شرح مسلم اور فتاویٰ کے حوالہ جات کو بیان کرتے ہوئے سہواً آپس میں بدل دیا ہے۔

---

(۱) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص۲۱

(۲) ایضاً، ص۲۷

(۳) النووی، ابوزکریا یحیی بن شرف، (۱۳۹۲ھ)، المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ ۲/ ۲۰۹

(۴) ایضاً، (۱۴۱۷ھ) المسائل المنثورہ، ترتیب: علاو الدین بن عطار، تحقیق وتعلیق: محمد الحجار، دار البشائر الاسلامیہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ ص۳۶

(۵) قسطلانی، شہاب الدین احمد بن محمد، (دون السنہ)، المواہب للدنیہ بالمنح المحمدیہ، المکتبۃ التوفیقیہ، قاہرہ، مصر۔ ۱/ ۱۲۶

## سیدنا عمرؓ کا قبول اسلام:

نواب صاحب نے آپ ﷺ کی سیدنا عمر کے قبول اسلام کے لیے دعا کی قبولیت کو بھی معجزات میں ذکر کیا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں:

"عمر کے لیے دعا کی "اللهم أعز الإسلام به" یہ دعا پذیر ہوئی"(۱)

امام احمدؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ان دو افراد، ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔(۲) امام حاکمؒ (م۔۴۰۵ھ) بیان کرتے ہیں۔ کہ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ اسلام کو خاص طور پر عمر بن خطاب کے ذریعہ عزت عطا فرما۔(۳) امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام ابن ماجہؒ (م۔۲۷۳)(۴) اور امام بیہقیؒ(۵) نے بھی اسے بیان کیا ہے۔ نواب صاحب کا بیان امام حاکم کی روایت کے متماثل ہے۔

## سورج کا دوبارہ نکلنا:

معجزات کے تسلسل میں نواب صاحب لکھتے ہیں:

"اسی طرح بعد غروب کے علی ابن ابی طالب پر آپ کی دعا سے سورج واپس آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کر لیں"(۶)

امام طحاویؒ (م۔۳۲۱ھ) نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علیؓ کی گود میں تھا۔ حضرت علیؓ نماز ادا نہ کر سکے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ اے علیؓ کیا تم نے نماز ادا کر لی؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ اگر یہ (سورج) تیری اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے تو اسے اس کے لیے پھیر دے۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو گیا اور پھر غروب کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔(۷) اس روایت کو قاضی عیاضؒ (م۔۵۴۴ھ)(۱) اور علامہ

(۱)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص۶۸

(۲)عبد اللہ بن احمد بن حنبل، (۱۴۰۳ھ)، فضائل الصحابہ، تحقیق: وصی اللہ محمد عباس، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان۔ ۱/ ۲۵۰

(۳)حاکم، محمد بن عبد اللہ، (۱۴۱۱ھ)، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔ ۳/ ۸۹، رقم: ۴۴۸۵

(۴)ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، (دون السنہ)، السنن،، تحقیق: فواد عبد الباقی، دار الفکر، بیروت، لبنان۔ ۱/ ۳۹، رقم: ۱۰۵

(۵)البیھقی، احمد بن حسین، (۱۴۰۵ھ)، السنن الکبریٰ، تحقیق: شرف محمود، دار الفرقان، عمان، اردن۔ ۶/ ۲۰۲، رقم: ۱۳۱۰۲

(۶)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص۶۸

(۷)الطحاوی، احمد بن محمد، ابو جعفر، (۱۴۱۵ھ)، شرح مشکل الآثار، تحقیق: شعیب الأرنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ رقم حدیث: ۱۰۶۷

سمہودیؒ(م۔۹۱۱ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔[۲] علامہ ابن جوزیؒ (م۔۵۹۷ھ)نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں کہ سورج کے غروب ہونے پر عصر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے اور اس کا دوبارہ طلوع ہونا فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔[۳] علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ حافظ ابو بکر محمد بن حاتم نے اپنی تالیف "اثبات امامۃ ابی بکرؓ" میں کہا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ روافض کی پیدا کردہ ہے۔[۴] علامہ حلبیؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کے لیے اس سے اختلاف ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ عظیم علاماتِ نبوت میں سے ہے اور متصل حدیث ہے۔[۵] نواب صاحب نے اس واقعہ کو قبول کرتے ہوئے بطورِ معجزہ بیان فرمایا ہے۔ اس روایت پر محدثین کا کلام اور ٹھوس اعتراضات موجود ہیں۔

## حضرت قتادہ بن نعمان ﷛ کی آنکھ:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ کی صحت یابی کے لیے آپ ﷺ کی دعا کو بیان فرماتے ہیں:

"قتادہ بن نعمان کی آنکھ رخسار پر بہہ گئی تھی، اس کو بہ جائے اس کے پھیر دیا۔ وہ احسن عینین تھے"[۶]

علامہ موصلیؒ(م۔۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (غزوہ) بدر کے دن ان کی آنکھ پھوٹ گئی اور بہہ کر رخسار پر آگئی۔ انہوں نے اسے کاٹنے کا ارادہ کیا، اور نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں"، پھر انہیں بلایا اور ان کی آنکھ کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اسے واپس اس کی جگہ رکھ دیا۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ ہوتا تھا کہ ان کی کون سے آنکھ خراب ہوئی تھی،[۷] علامہ طبرانی(م۔۳۶۰ھ) نے اس روایت کو غزوہ احد کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھ اس کی جگہ رکھ کر دعا بھی فرمائی۔ وہ آنکھ زیادہ خوبصورت بن گئی۔[۸] علامہ ہیثمی (م۔۸۰۷ھ) کہتے ہیں کہ طبرانی کی

---

(۱)عیاض بن موسیٰ، (۱۹۸۸ء)، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، حواشی، أحمد بن محمد بن محمد الشمنی، دار الفکر، بیروت۔ ۱/ ۲۸۴

(۲)السمہودی، ابو الحسن علی بن عبد اللہ، (۱۴۱۹ھ)، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔ ۲/ ۴۲۳

(۳)ابن الجوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن، (۱۹۶۶ء) الموضوعات، تحقیق، عبد الرحمٰن محمد عثمان، المکتبۃ السلفیۃ، السعودیہ۔ ۱/ ۳۵۷

(۴)ابن کثیر، أبو الفداء إسماعیل بن عمر، (۱۴۰۸ھ)، البدایہ والنہایہ، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ ۶/ ۷۹

(۵)حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، ۱/ ۵۴۳

(۶)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۴۷

(۷)الموصلی ابو یعلیٰ، احمد بن علی، (۱۴۰۶ھ)، المسند، تحقیق: حسین سلیم اسد، دار المامون لتراث، سوریا۔ ۳/ ۱۲۰، رقم: ۱۵۴۹

(۸)الطبرانی، سلیمان بن أحمد بن أیوب، (۱۴۱۵ھ)، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدي بن عبد المجید السلفي، دار النشر مکتبۃ ابن تیمیۃ، قاہرہ۔ ۱۹/ ۸، رقم: ۱۲

روایت کی سند میں ایسے رواۃ ہیں جنہیں میں نہیں جانتا اور علامہ موصلی کی روایت میں ایک راوی ضعیف ہے۔ امام ابن ابی شیبہ ؒ(۲۳۵ھ) نے اس واقعہ کو مختلف رواۃ کے ساتھ یوم احد کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے۔(۱)

## حیوانات کا التجا کرنا:

بعض مواقع پر جانوروں کی آپ ﷺ سے التجاؤں کو بھی نواب صاحب نے معجزات میں رقم کیا ہے۔ نواب صاحب رقم طراز ہیں۔

"ایک اعرابی کے شتر نے آپ سے شکوہ قلتِ الفت و کثرت عمل کا کیا اور بعض طیور کے انڈوں کو ایک صحابی نے لے لیا۔ اس طیر نے حضرت سے شکایت کی۔ فرمایا اس کے انڈے پھیر دے"(۲)

امام ابو داود کی روایت کے مطابق آپ ﷺ ایک بار ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا، جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونی سی آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی کریم ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا" اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟ تو ایک انصاری جوان آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" کیا تو اس جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا جس کا اس نے تجھ کو مالک بنایا ہے' اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا اور بہت تھکاتا ہے۔(۳) امام بزار کی روایت کے مطابق ایک سفر میں آپ ﷺ اور اصحاب موجود تھے تو ایک صحابیؓ نے ایک پرندے کا انڈہ اٹھا لیا۔ پرندے نے نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے صحابی کو اس پرندے کا انڈہ واپس کرنے کا حکم دیا۔(۴) اس واقعہ کو امام بخاریؒ نے بھی روایت کیا ہے۔(۵)

## گوہ کا گواہی دینا:

نواب صاحب فرماتے ہیں:

---

(۱) ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر، (۱۹۹۷ء)، المصنف، تحقیق: عادل بن یوسف العزازی، احمد بن فرید المزیدی، دارالوطن، ریاض، سعودی عرب۔ ۶/ ۴۰۰، رقم: ۳۲۳۶۴

(۲) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۶۸۔ ۶۹

(۳) ابو داود، سلیمان بن اشعث، (دون السنہ)، السنن، المکتبۃ العصریہ، صیدا، بیروت، لبنان۔ ۳/ ۲۳، رقم: ۲۵۴۹

(۴) البزار، المسند، ۵/ ۳۷۸، رقم: ۲۰۱۰

(۵) البخاری، محمد بن اسماعیل، (دون السنہ)، التاریخ الکبیر، تصحیح و تعلیق: ابو المعاطی، الطبعۃ الھندیہ، حیدر آباد، انڈیا۔ ۵/ ۳۰۰

"حدیثِ ضب یعنی گوہ، زبانوں پر مشہور ہے۔جمل نے کہا:لین غریب ضعیف ہے۔بلکہ بعض اس کے قائل ہیں کہ متن وسند کی لحاظ سے ثابت نہیں "(۱)

امام طبرانی نے گوہ کی گواہی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

"قَالَ: فَمَنْ أَنَا، يَا ضَبُّ قَالَ: أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ، وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ"(۲)

"آپ ﷺ نے فرمایا۔اے گوہ میں کون ہوں؟اس نے کہا آپ رسولِ رب العالمین اور خاتم النبیین ہیں۔جس نے آپ کی تصدیق کی کامیاب ہوااور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ نامراد ہوا۔"

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ بعض نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے موضوع جب کہ میرے نزدیک اس میں شرع کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔(۳)

## مشرکین کی قتل گاہوں کی نشاندہی

نبی اکرم ﷺ نے جنگ بدر میں قتل ہونے والے مشرکین کی جگہوں کی نشاندہی فرمائی تھی۔اس ضمن میں نواب صدیق حسن لکھتے ہیں:

"(آپ ﷺ)مصارع مشرکین کو مقرر فرمادیا کسی نے اپنی جگہ سے تجاوز نہ کیا"(۴)

علامہ واقدی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر میں مشرکین کی جائے قتل کا بتا دیا تھا۔جو جو جگہ آپ ﷺ نے بتائی، وہیں وہ لوگ مارے گئے ۔(۵)

## غزوہ خندق میں پتھر توڑنا:

نواب صاحب غزوہ خندق کے بارے بیان فرماتے ہیں:

---

(۱)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص٦٨-٦٩

(۲)الطبرانی، سلیمان بن احمد، (دون السنہ)، المعجم الاوسط، تحقیق:طارق بن عوض اللہ بن محمد ، عبد المحسن بن إبراھیم الحسینی، دار الحرمین ، قاھرہ، مصر۔٦/١٢٦، رقم:٥٩٩٦

(۳)قسطلانی، المواھب، ج۲، ص۲٧٩

(۴)صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص٤٧

(۵)الواقدی، محمد بن عمر، (١٩٨٦ء)، کتاب المغازی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔١/٤٩

"خندق میں ایک پتھر نکلا ہر چند اس پر کلند مارے کچھ اثر نہ ہوا۔ تب حضرت نے اپنے ہاتھ سے کلند لگایا وہ پاش پاش مثل ریت کے ہو گیا"(۱)

امام ابن ابی شیبہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ غزوہ غندق میں کھدائی کے دوران ایک سخت پتھر نکلا جو اصحاب سے نہ ٹوٹ سکا تو انہوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر تین ضربیں لگائیں تو وہ ٹوٹ گیا۔(۲) اس واقعہ کو امام بیہقیؒ نے بھی بیان کیا ہے۔(۳) یہاں نواب صاحب کا بیان روایتِ حدیث و سیرت کے مطابق ہے۔

## جبلِ احد کا ساکن ہونا

نواب صاحب بیان کرتے ہیں:

"احد کو پاوں سے مارا تو وہ حرکت سے ساکن ہو گیا"(۴)

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ احد پر تھے۔ احد نے جنبش کی تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے احد ساکن ہو جاو۔ آپ ﷺ نے پاوں سے ضرب ماری اور فرمایا تم پر نبی، صدیق اور دو شہداء موجود ہیں۔(۵) اس معجزہ کے بیان میں نواب صدیق حسن خانؒ کا مصدر صحیح بخاری کی حدیث ہے۔

## درخت کی شاخ کا تلوار بننا

نواب صاحب بیان کرتے ہیں:

"دن بدر کے عکاشہ بن محصن کو شاخ، درخت دے دی۔ وہ ان کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی۔ اسی طرح دن احد کے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ کیا"(۶)

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عکاشہؓ فرماتے ہیں کہ یوم بدر کو میری تلوار ٹوٹ گئی تو نبی ﷺ نے مجھے ایک لکڑی عطا فرمائی تو وہ تلوار کی طرح بن گئی۔(۱) امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن جحشؓ کو

---

(۱) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۶۷

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷/۳۷۷، رقم: ۳۶۸۱۱

(۳) البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، (۱۴۰۵ھ)، دلائل النبوہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔ ۳/۶۱۴

(۴) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۰

(۵) البخاری، الصحیح، ۲/۱۴۳، رقم: ۳۶۷۵

(۶) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۰

کھجور کی لکڑی دی تو وہ تلوار ہو گئی۔[۲] مذکورہ معجزہ کے بیان میں نواب صاحب نے امام بیہقی کی بیان کردہ روایات سے استفادہ کیا ہے۔

## طعام وسنگریزوں کا تسبیح کرنا

رسول االلہ ﷺ کا معجزہ بیان کرتے ہوئے نواب صاحب بیان کرتے ہیں:

"طعام وسنگریزے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کرتے "[۳]

امام بزار نے روایت کیا کہ سات یا نو کنکریوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح کی۔[۴] علامہ اسماعیل اصفہانی(م:۵۳۵ھ) ، علامہ سیوطی[۵] ،امام بیہقی[۶] اور حافظ ابو نعیم[۷] نے بھی اس بات کو بیان کیا۔ علامہ ہثیمی فرماتے ہیں کہ علامہ بزار نے دو اسناد سے اس روایت کو بیان کیا ہے ایک کے رواۃ ثقات ہیں اور بعض میں ضعف ہے۔[۸] امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے حضرت عبد اللہ سے بیان کیا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور ہم نے تسبیحِ طعام کو سنا۔[۹]

## درخت کا سلام کرنا

اس معجزہ کے حوالہ سے نواب صاحب رقم طراز ہیں:

"آپ سوتے تھے ایک درخت چل کر نزدیک آپ کے آیا۔ فرمایا اس نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھے سلام کرے "[۱۰]

---

(۱) البیہقی، دلائل النبوہ، ۳/ ۹۹

(۲) البیہقی، احمد بن حسین، (۱۴۰۱ھ) الاعتقاد والھدایہ الی سبیل الرشاد علیٰ مذھب السلف واصحاب الحدیث، تحقیق: احمد عصام الکاتب، دارالآفاق الجدیدہ، بیروت، لبنان۔ ۱/ ۲۸۹

(۳) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۰

(۴) البزار، المسند، ۹/ ۴۳۱، رقم: ۴۰۴۰

(۵) السیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲/ ۱۲۵

(۶) البیہقی، دلائل النبوہ، ۶/ ۴۶

(۷) ابو نعیم، دلائل النبوہ، ۱/ ۴۷

(۸) السیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲/ ۱۲۵

(۹) الترمذی، السنن، ۶/ ۳۱، رقم: ۳۶۳۶

(۱۰) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۱

امام احمدؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سو رہے تھے کہ ایک درخت آپ کے قریب آیا اور جھکا اور پھر واپس چلا گیا۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اللہ سے اجازت چاہی تھی کہ مجھے سلام کرے تو اسے اجازت دی گئی۔[۱] اس واقعہ کو علامہ ابن حجر[۲] اور علامہ محمد بن عمر حضری (م:۹۳۰ھ)[۳] نے بھی روایت کیا ہے۔

## درخت کی طرف سے حضور ﷺ کے پردے کا اہتمام

نواب صدیق حسن لکھتے ہیں:

"ایک معجزہ یہ تھا کہ درخت نے شہادت آپ کی رسالت پر دی اور آپ کے پاس آکر آپ کو مستور کیا یہاں تک کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے"[۴]

امام مسلمؒ کی بیان کردہ روایت میں حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم کے لیے) روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم کشادہ وادی میں جا اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے گئے میں (چمڑے کا بنا ہوا) پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر دوڑائی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کی آپ اوٹ لے سکتے ۔ وادی کے کنارے پر دو درخت نظر آئے۔ آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس تشریف لے گئے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور فرمایا:"اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔"تو وہ نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح آپ کا فرمانبردار بن گیا پھر دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور کہا:"اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔"تو وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ (اسے چلاتے ہوئے) دونوں کے درمیان کے آدھے فاصلے پر پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو جھکا کر آپس میں ملا (کر اکٹھا کر) دیا آپ نے فرمایا:"دونوں اللہ کے حکم سے میرے آگے مل جاؤ۔تو وہ دونوں ساتھ مل گئے (اور آپ ﷺ کو پردہ مہیا کر دیا۔[۵]

---

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲۹/۱۰۷، رقم: ۱۷۵۶۵

(۲) العسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی، (۱۴۱۵ھ)، إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة، تحقیق: مرکز خدمة السنة والسيرة، بإشراف زهير بن ناصر الناصر، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، مدینہ منورہ، سعودی عرب۔ ۱۳/ ۷۳۲، رقم: ۱۷۳۵۷

(۳) حضرمی، محمد بن عمر، (۱۹۹۸ء)، حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار، تحقیق: محمد غسان نصوح، دار الحاوی، بیروت، لبنان۔ ص ۶۷

(۴) صدیق حسن، الشمامة العنبریہ، ص ۷۰

(۵) مسلم، الصحیح، ۴/۲۳۰۶، رقم: ۳۰۱۲

علامہ ابن کثیر نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔[۱] مذکورہ واقعہ کو نواب صاحب نے روایاتِ حدیث کے مطابق بیان کیا ہے۔

## کھجور کے تنے کی آہ وزاری

نواب صاحب مزید رقم طراز ہیں:

"من جملہ معجزات کے ایک حنین جذع ہے یعنی گریہ چوب جس پر ٹیک لگا کر آپ خطبہ پڑھتے تھے۔جب منبر بنا اس کو چھوڑ دیا۔وہ ایک ستونِ مسجد تھا۔اس نے فریاد کی۔اس کے صیاع کو ہر حاضر مسجد نے سنا یہاں تک کہ مسجد اس کے نالہ سے گونج اٹھی اور وہ خود شدتِ صیاع سے پھٹ گیا۔حضرت نے منبر سے اتر کر اس کو گلے سے لگالیا۔ تب وہ ساکن ہوا۔ فرمایا: والذی نفسی بیده لو لم التزمه لم یزل یصوات هکذا إلی یوم القیامه۔ پھر اس کو اختیار دیا کہ اپنے مغرس میں جائے پھل لائے جیسا کہ پہلے تھا یا جنت میں بویا جائے۔ جنتی اس کا پھل کھائیں۔اس نے دار البقاء کو دار الفناء پر اختیار کیا۔تب دفن کیا گیا"[۲]

امام دارمی کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے دوسرا منبر اختیار کیا تو ستون غم سے رویا۔رسول اللہ ﷺ نے اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہوا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ، لَمَا زَالَ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ" [۳]

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس پر شفقت کا التزام نہ کرتا تو یومِ قیامت تک یہ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ (کے فراق) میں غمزدہ رہتا۔پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اس کو دفن کر دیا گیا۔

اس روایت کو امام ابن خزیمہ[۴]،امام طحاوی[۵]،امام بیہقی[۱]، قاضی عیاض[۲] اور علامہ سیوطی[۳] نے بیان کیا ہے۔علامہ تقی الدین(م۔۸۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اسے مغرس یا جنت میں جانے کا اختیار دیا اور اس نے دار البقاء کو پسند کیا۔[۴]

---

(۱)ابن کثیر،البدایہ والنہایہ،۶/۵

(۲)صدیق حسن،الشمامۃ العنبریہ،ص۶۹

(۳)دارمی،السنن،۱/۱۸۴،رقم:۴۲

(۴)ابن خزیمہ، محمد بن اسحاق،(۱۹۷۰ء)،الصحیح، تحقیق، محمد مصطفی الأعظمی،المکتب الإسلامی، بیروت۔۳/۱۴۰،رقم:۱۷۷۶

(۵)الطحاوی، شرح مشکل الآثار،۱۰/۳۷۸،رقم:۴۱۷۹

نواب صاحب کے بیان کردہ الفاظ روایتِ حدیث سے مختلف ہیں۔اس ضمن میں نواب صاحب کا بیان علامہ تقی الدین سے متماثل ہے۔

## اصابع سے پانی جاری ہونا

نواب صاحب رقم طراز ہیں:

"اصابع سے پانی جاری ہوا جس کو ایک لشکر عظیم نے پیا اور شتران و اسپان کو پلایا اور مشکیں و پکھالیں، بھرلیں اور یہ معجزہ کئی بار ہوا"(۵)

امام بخاریؒ نے روایت کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب انھیں پانی نہ ملا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی (چشمے کی طرح) ابل رہا تھا یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔(۶) اس معجزہ کو امام مسلم،(۷) امام طبرانی(۸) اور امام بیہقی(۹) نے بھی روایت کیا ہے۔ نواب صاحب نے اس معجزہ بیان میں احادیثِ مبارکہ سے استفادہ کیا ہے۔

## بچی کو زندہ کرنا

نواب صاحب بیان کرتے ہیں:

---

(۱) البیہقی، دلائل النبوہ، ۲/ ۵۵۸

(۲) عیاض بن موسیٰ، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، ۱/ ۳۰۴

(۳) السیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲/ ۱۲۷

(۴) محمد بن احمد، تقی الدین، (۱۴۰۳ھ)، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔ ۲/ ۴۲۴

(۵) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۰

(۶) البخاری، الصحیح، ۱/ ۴۵، رقم: ۱۶۹

(۷) مسلم، الصحیح، ۴/ ۱۷۸۳، رقم: ۲۲۷۹

(۸) الطبرانی، المعجم الاوسط، ۵/ ۱۷۴، رقم: ۴۹۸۷

(۹) البیہقی، دلائل النبوہ، ۴/ ۱۲۳

"(نبی اکرم ﷺ نے) ایک شخص سے کہا مسلمان ہو جا، اس نے کہا میری بیٹی زندہ ہو جائے تو میں ایمان لے آؤں گا۔ اس کی قبر پر جاکر آپ ﷺ نے پکارا، اس نے لبیک و سعدیک کہا۔ فرمایا تو دنیا میں رجوع کرنے کو دوست رکھتی ہے؟ اس نے کہا نہیں، میں نے اللہ کو ماں باپ سے بہتر اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا"[1]

قاضی عیاضؒ نے امام حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیٹی کو جنگل میں فلاں جگہ درگور کیا تھا۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ اس جگہ تشریف لے گئے اور اس بچی کو اس کے نام سے آواز دی تو وہ لبیک و سعدیک عرض کرتے ہوئے گڑھے سے نکل آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے والدین مسلمان ہو گئے ہیں اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے پاس لوٹا دوں؟ لڑکی نے عرض کیا کہ مجھے اس چیز کی ضرورت نہیں۔ میں نے اللہ کو ان سے بہتر پایا۔[2] علامہ شمنیؒ (م۔۸۷۳ھ) حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ علامہ دلجی نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں ہے کہ حسن بصریؒ سے مروی اس روایت کو کس نے بیان کیا ہے۔ علامہ حلبی نے ایک مشرک کے نبی اکرم ﷺ سے اس تقاضے کو بیان کیا کہ اگر آپ میری بیٹی کو زندہ کر دیں تو ایمان لے آوں گا۔ آپ ﷺ اس کی قبر پر گئے اور پوچھا کہ کیا تو دنیا میں آنا چاہتی ہے؟ اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اللہ کو اپنے باپ سے اور آخرت کو دنیا سے اچھا پایا۔[3] علامہ قسطلانی نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔[4] مولفین نے اس روایت کے رواۃ بیان نہیں کیے گئے۔ امکان ہے کہ مشرک کی بیٹی سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہوئی ہو گی ہو جیسا کہ قاضی عیاضؒ کی بیان کردہ روایت سے اندازہ ہوتا ہے کیونکہ مشرکین عرب اپنی بچیوں کو بچپن میں ہی دفن کر دیتے تھے۔ اس معجزہ کے بیان میں نواب صاحب کا ماخذ قاضی عیاضؒ کی روایت نہیں بلکہ علامہ حلبیؒ اور علامہ قسطلانیؒ کی بیان کردہ روایات ہیں۔

## حاصلِ کلام:

سابقہ صفحات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب صدیق حسن خانؒ نے اردو سیرت نگاری میں معجزاتِ نبوی ﷺ کو انتہائی فصیح و بلیغ اسلوب کے ساتھ بڑی عقیدت اور محبت سے بیان فرمایا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں متعدد کتبِ حدیث و سیرت سے استفادہ کیا۔ ان کے مصادر میں زیادہ تر روایاتِ صحیحہ شامل ہیں۔ چند ایک مقامات پر ایسی روایات سے بھی استفادہ کرتے ہیں جن پر محدثین کے ہاں کلام پایا جاتا ہے البتہ ان روایات کو مختلف سیرت نگاروں کے

---

(۱) صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ، ص ۷۱

(۲) قاضی عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، ۱/ ۶۱۴

(۳) حلبی، انسان العیون فی سیرۃ امین المأمون، ۳/ ۴۱۳

(۴) قسطلانی، المواہب اللدنیہ، ۲/ ۲۹۶

ہاں قبول کیا گیا ہے۔ نواب صاحب بعض مقامات پر متعین تواریخ بیان فرماتے ہیں جو کہ ان کے علم توقیت پر عبور کی دلالت کرتا ہے۔ بعض مقامات پر صرف بیان روایت و جمع آوری روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جو مورخانہ اسلوب کی دلالت کرتا ہے اور بعض مقامات پر محدثانہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے بیان کردہ روایات کی استنادی حیثیت کی وضاحت بھی فرمادیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

# مصادر و مراجع


۱. البخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل (۱۴۲۲ھ)، الجامع الصحیح، تحقیق: محمد زبیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ للنشر والتوزیع، بیروت، لبنان

۲. البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، (دون السنہ)، التاریخ الکبیر، تصحیح و تعلیق: ابو المعاطی، توافق الصفحات والارقام، مع الطبعۃ الھندیہ، حیدر آباد، انڈیا

۳. البزار، احمد بن عمرو، (۱۹۸۸ء)، المسند (البحر الذخار)، تحقیق: محفوظ الرحمٰن، زین اللہ، عادل بن سعد، عبد الخالق شافعی، مکتبہ دار العلوم والحکم، مدینہ منورہ، سعودی عرب

۴. البیہقی، ابو بکراحمد بن حسین، ابو بکر، (۱۴۲۳ھ)، شعب الایمان، تحقیق: الدکتور، عبد العلی عبد الحمید، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب

۵. البیہقی، احمد بن حسین، (۱۴۰۵ھ)، السنن الکبریٰ، تحقیق: شرف محمود، دار الفرقان، عمان، اردن

۶. البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، (۱۴۰۵ھ)، دلائل النبوہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

۷. البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، (۱۴۰۱ھ) الاعتقاد والھدایہ الی سبیل الرشاد علیٰ مذھب السلف و اصحاب الحدیث، تحقیق: احمد عصام الکاتب، دار الآفاق الجدیدہ، بیروت، لبنان

۸. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، (۱۹۹۸ء)، السنن، تحقیق: بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان

۹. ابن الجوزی، ابوالفرج عبد الرحمٰن، (۱۹۶۶ء) الموضوعات، تحقیق، عبد الرحمٰن محمد عثمان، المکتبۃ السلفیۃ، مدینۃ المنورۃ، سعودی عرب

۱۰. حاکم، محمد بن عبد اللہ، (۱۴۱۱ھ)، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

۱۱. حلبی، علی بن ابراہیم بن احمد، (۱۴۲۷ھ)، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

۱۲. ابن خزیمہ، محمد بن اسحاق، (۱۹۷۰ء)، الصحیح، تحقیق، محمد مصطفى الأعظمي، المكتب الإسلامي، بیروت

۱۳. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، (۱۴۰۷ھ) السنن، تحقیق: فواز احمد زمرلی، خالد السبع العلمی، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان

۱۴. ابوداود، سلیمان بن اشعث، (دون السنہ)، السنن، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت، لبنان

۱۵. ابن سعد، محمد بن منیع، (۱۹۶۰ء)، الطبقات الکبریٰ، دار صادر، بیروت، لبنان

۱۶. السمہودی، ابو الحسن علی بن عبد اللہ، (۱۴۱۹ھ)، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

١٧. السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، (بدون السنہ)، الخصائص الکبریٰ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

١٨. الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، (١٩٩٥ء)، المسند، تحقیق: احمد محمد شاکر، دار الحدیث، قاھرہ، مصر

١٩. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، (١٩٩٧ء)، المصنف، تحقیق، عادل بن یوسف، احمد بن فرید، دار الوطن، ریاض

٢٠. الطبرانی، سلیمان بن احمد، (دون السنہ)، المعجم الاوسط، تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد، عبد المحسن بن إبراھیم الحسینی، دار الحرمین، قاھرہ، مصر

٢١. الطبرانی، سلیمان بن أحمد بن أیوب، (١٤١٥ھ)، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدي بن عبد المجید السلفي، دار النشر مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ

٢٢. الطحاوی، احمد بن محمد، ابو جعفر، (١٤١٥ھ)، شرح مشکل الآثار، تحقیق: شعیب الأرنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

٢٣. الطیالسی، سلیمان بن داود، (١٤١٩ھ)، المسند، تحقیق: محمد بن عبد المحسن، دارِ ہجر، مصر

٢٤. عبد اللہ بن احمد بن حنبل، (١٤٠٣ھ)، فضائل الصحابہ، تحقیق: وصی اللہ محمد عباس، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان

٢٥. عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی، (١٣٩٧ھ)، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفہ، بیروت، لبنان

٢٦. عیاض بن موسیٰ، (١٩٨٨ء)، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، حواشی، أحمد بن محمد بن محمد الشمنی، دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت

٢٧. ابن کثیر، أبو الفداء إسماعیل بن عمر، (١٤٠٨ھ)، البدایہ والنہایہ، دار إحیاء التراث العربی

٢٨. ابن کثیر، ابو الفداء عماد الدین، (١٤٢٠ھ)، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ للنشر والتوزیع، سعودی عرب

٢٩. قسطلانی، شہاب الدین احمد بن محمد، (دون السنہ)، المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، المکتبۃ التوفیقیہ، قاہرہ، مصر

٣٠. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، (دون السنہ)، السنن،، تحقیق: فواد عبد الباقی، دار الفکر، بیروت، لبنان

٣١. محمد بن احمد، تقی الدین، (١٤٠٣ھ)، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

٣٢. محمد بن اسحاق، (١٣٩٨ھ)، السیرۃ النبویہ، تحقیق: سہیل زکار، دار الفکر، بیروت، لبنان

٣٣. محمد بن حبان بن احمد، (١٤١٤ھ)، الصحیح، تحقیق: شعیب الاربوط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان

٣٤. ابن مندہ، محمد بن اسحاق (١٤٠٦ھ)، الایمان، تحقیق: علی بن محمد بن ناصر، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان

٣٥. الموصلی ابو یعلیٰ، احمد بن علی، (١٤٠٦ھ)، المسند، تحقیق: حسین سلیم اسد، دار المامون لتراث، سوریا

٣٦. نواب، صدیق حسن، (٢٠١٢ء)، الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ، فاران اکیڈمی، لاہور، پاکستان

٣٧. النووی، ابو زکریا یحیی بن شرف، (١٣٩٢ھ)، المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

٣٨. النووی، ابو زکریا یحیی بن شرف، (١٤١٧ھ) المسائل المنثورہ، ترتیب: علاو الدین بن عطار، تحقیق و تعلیق: محمد الحجار، دار البشائر الاسلامیہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان

٣٩. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، (١٤٠٦ھ)، دلائل النبوہ، تحقیق، الدکتور محمد رواس، عبد البر عباس، دار النفائس، بیروت، لبنان

٤٠. الواقدی، محمد بن عمر، (١٩٨٦ء)، کتاب المغازی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان